از عدالتِ عظمیٰ

شری کپتن سنگھ (فیصلہ شدہ) قانونی نمائندوں کے ذریعے

بنام

راجندر سنگھ و دیگر

تاریخ فیصلہ: 3 اگست 1995

[کے راما سوامی اور کے ایس پریپورن، جسٹس صاحبان]

آئین بھارت 1950:

آرٹیکل 136 - خصوصی اجازت کا دائرہ اختیار - متنازعہ حقائق کا سوال - مناسب فورم میں تنازعہ کا عدالتی فیصلہ - کھلا چھوڑ دیا۔

اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں پولیس کمشنر یا مناسب اتھارٹی کو اپنی شکایت مقامی پولیس کے علاوہ کسی آزاد پولیس ایجنسی کو منتقل کرنے کی ہدایت کرنے کے لیے رٹ تاکیدی طلب کی گئی۔ عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا۔ لہذا یہ اپیل۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and integrity of this document

قرار پایا: 1.1. اپیل کنندہ کی شکایت یہ تھی کہ وہ رٹ پٹیشن میں مذکور جائیدادوں کا مالک تھا؛ جب اسے اس پر عائد کیے گئے جرم کے سلسلے میں پولیس حراست میں رکھا گیا تھا، تو کوئی شخص خود کو اس کا مختار نامہ قرار دیتے ہوئے اس کی جائیداد کو الگ کر رہا تھا اور تیسرے فریق کو قبضے میں لے رہا تھا۔ حکام کو بار بار شکایت کرنے کے باوجود، ان سرگرمیوں میں مقامی پولیس کی ملی بھگت کے بعد، پولیس افسر کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ [D-E -513]

1.2. اس سے قبل مقامی پولیس نے تفتیش کی تھی اور اس کی جانب سے ایک رپورٹ بھیجی گئی تھی جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ تنازعہ حقیقت کے شدید متدعویہ سوالات میں سے ایک ہے۔ ان حالات میں، یہ عدالت اس اپیل میں تنازعہ کا تسلی بخش فیصلہ نہیں کر سکتی۔ لہذا، اپیل کنندہ کے قانونی نمائندے کو کسی مناسب فورم میں فیصلہ سنانے کے لیے خارج کرنے کا تنازعہ کھلا چھوڑ دیا گیا ہے۔ [F-G -513]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: توہین عدالت کی درخواست نمبر 175، سال 1994۔

میں

دیوانی اپیل نمبر 7585، سال 1995۔

سی ڈبلیو پی نمبر 3722، سال 1991 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 3.11.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار / اپیلوں کے لیے راکیش ٹکو اور ارون کے سنہا۔ جواب دہندگان کے لیے محترمہ ششی کرن، بی کے پرساد اور اروند منوچا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں ایک رٹ تاکیدی دائر کی جس میں پولیس کمشنر یا مناسب اتھارٹی کو 23 اپریل 1991 کی اپنی شکایت کو مقامی پولیس کے علاوہ کسی آزاد پولیس ایجنسی کے ذریعے تحقیقات کے لیے منتقل کرنے کی ہدایت کی گئی۔ عدالت عالیہ نے 3 نومبر 1992 کو رٹ پٹیشن کو مختصر طور پر مسترد کر دیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

ہم نے دونوں طرف سے معروف وکیل کو سنا ہے۔ بدقسمتی سے اپیل کنندہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور اس کے قتلِ عمد سے متعلق مقدمہ مناسب سیشن عدالت میں زیر التوا ہے۔ لہذا، ہمیں اس سلسلے میں خوبیوں میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپیل کنندہ لیٹ سری کپتان سنگھ کی شکایت یہ تھی کہ وہ رٹ پٹیشن میں اس مذکور جائیدادوں کا مالک تھا؛ جب اسے اس پر عائد کیے گئے جرم کے سلسلے میں پولیس حراست میں رکھا گیا تھا، تو کوئی شخص خود کو اس کا مختار نامہ قرار دیتے ہوئے اس کی جائیداد کو الگ کر رہا تھا اور تیسرے فریق کو قبضے میں لے رہا تھا۔ حکام کو بار بار کی جانے والی شکایات کے باوجود، ان سرگرمیوں میں مقامی پولیس کی ملی بھگت کے بعد، پولیس افسر نے اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درخواست گزار کی طرف سے پولیس کمشنر کو کی گئی شکایت سے پہلے، ایسا لگتا ہے کہ مقامی پولیس نے تفتیش کی تھی اور اس کی طرف سے ایک رپورٹ بھیجی گئی تھی جو اب جنوبی دہلی کے ڈی سی پی آلوک کمار کے بیان حلفی میں ضمیمہ 1 اور 2 کے طور پر دائر کی گئی تھی۔ یہ اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ تنازعہ حقیقت کے شدید متدعویہ سوالات میں سے ایک ہے۔ ان حالات میں ہم اس اپیل میں تنازعہ کا تسلی بخش فیصلہ نہیں کر سکتے۔ لہذا، ہم اس تنازعہ کو کھلا چھوڑتے ہیں جس میں اپیل کنندہ کے سری کپتان سنگھ کے قانونی نمائندے کو کسی مناسب فورم میں فیصلہ سنانے کے لیے خارج کر دیا گیا ہے۔ لہذا اپیل کو مسترد کر دیا جاتا ہے لیکن حالات میں بغیر کسی قیمت کے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document